فون نمبر ۴ بسم اللہ الرحمن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۸ وفا ۱۳۴۵ ہش ۱۸ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ ۸ جولائی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۵۶

اخبار احمدیہ

—• ربوہ، جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کل مورخہ ۶ جولائی کو ربوہ سے بخیریت کوہ مری پہنچ گئے ہیں الحمد للہ۔ حضور جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ کل صبح ۶½ بجے بذریعہ موٹر کار ربوہ سے روانہ ہوئے تھے احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں جملہ خطوط وغیرہ تا اطلاع ثانی ربوہ کے پتہ پر ہی ارسال کئے جائیں

—• ربوہ — مورخہ یکم جولائی ۱۹۶۶ء کو بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم رفیق احمد خان صاحب (حال لنڈن) ابن محترم خان صاحب مولوی فرزند علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ آپ کا نکاح صالحہ وسیم صاحبہ بنت مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ضلعدار شیخوپورہ کے ساتھ بعوض آٹھ ہزار روپیہ حق مہر قرار پایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین

—• مکرم محمد اسحٰق صاحب منیجر ماڈرن موٹرز چٹا گانگ کو عارضہ قلب کی تکلیف ہو گئی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے۔ تاہم کمزوری ابھی بہت ہے۔ ڈاکٹروں نے مکمل آرام کی ہدایت کی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین۔
(شیخ مبارک احمد سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

حضرت سیدہ اُمّ مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۸ جولائی — حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مد ظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

”طبیعت پہلے جیسی ہی ہے، کمزوری بہت ہے۔ بغرض علاج لاہور لے جانے کی تجویز ہے۔ وہاں ہسپتال میں داخلہ کی کوشش کی جا رہی ہے۔“

احباب جماعت بالالتزام توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یقینی معرفت کے حاصل کرنے کیلئے ایمان ایک زینہ ہے

اس زینہ پر چڑھنے والے معارف صافیہ اور مشاہدات شافیہ کا چہرہ ضرور دیکھ لیتے ہیں

”یاد رہے کہ خدا تعالیٰ نے ایمان بالغیب کا حکم فرما کر مومنوں کو یقینی معرفت سے محروم رکھنا نہیں چاہا بلکہ یقینی معرفت کے حاصل کرنے کیلئے ایمان ایک زینہ ہے جس زینہ پر چڑھنے کے بغیر سچی معرفت کو طلب کرنا ایک سخت غلطی ہے۔ لیکن اس زینہ پر چڑھنے والے معارف صافیہ اور مشاہدات شافیہ کا چہرہ ضرور دیکھ لیتے ہیں۔ جب ایک ایماندار بحیثیت ایک صادق مومن کے احکام اور اخبارِ الٰہی کو محض اِس جہت سے قبول کر لیتا ہے کہ وہ اخبار اور احکام ایک مخبر صادق کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے اس کو عطا فرمائے ہیں تو عرفان کا انعام پانے کے لئے مستحق ٹھہر جاتا ہے اسی لئے خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے یہی قانون ٹھہرا رکھا ہے کہ پہلے وہ امورِ غیبیہ پر ایمان لا کر فرمانبردار ہوں اور پھر عرفان کا مرتبہ عطا کر کے سب عقدے ان کے کھولے جائیں لیکن افسوس کہ جلد باز انسان اِن راہوں کو اختیار نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ کا قرآن کریم میں یہ وعدہ ہے کہ جو شخص ایمانی طور پر نبی کریمؐ کی دعوت کو مان لیوے تو وہ اگر مجاہدات کے ذریعہ سے ان کی حقیقت دریافت کرنا چاہے وہ اس پر بذریعہ کشف اور الہام کے کھولے جائیں گے اور اس کے ایمان کو عرفان کے درجہ تک پہنچایا جائیگا اور اس وعدہ کا صدق ہمیشہ راستبازوں پر جو مجاہدات سے خدا تعالیٰ کو ڈھونڈتے ہیں ظاہر ہو جاتا ہے۔ غرض جو بات مومنوں کی معمولی سمجھ سے برتر ہے اس کے دریافت کرنے کی یہ راہ نہیں ہے کہ وہ فرقہ ضالہ فلاسفروں کے دست نگر ہوں اور گم گشتہ سے راہ پوچھیں بلکہ ان کے لئے صدق اور صبر سے عرفان کا مرتبہ عطا کیا جاتا ہے جس مرتبہ پر پہنچ کر تمام عقدے ان کے حل ہو جاتے ہیں۔“ (آئینہ کمالات اسلام حاشیہ ۲۵۲ تا ۲۵۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۸ جولائی ۱۹۶۶ء

دیگراں رانصیحت ...

الفضل کے اس شمارہ میں کسی دوسری جگہ ہفت روزہ "المنبر" لائل پور یکم جولائی ۱۹۶۶ء کا ایک اداریہ بعنوان یا ایھا الذین اٰمنوا۔ اٰمنو شکریہ نقل کر رہے ہیں۔ اس مضمون میں فاضل مضمون نگار نے جو پاکستان کے موجودہ مسلمانوں کے حالات تحریر فرمائے ہیں وہ بھی اتنے خطرناک ہیں کہ کسی قوم کو تباہ کرنے کے لئے کافی سے زیادہ ہیں۔ بعض دوسرے اندازہ کرنے والوں نے تو اس سے بھی بڑھ کر نازک حالت بیان کی ہے۔ تاہم اس مضمون میں ان حالات پر قرآن کریم کی آیۃ ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس کو موجودہ حالات پر چسپاں کرکے فاضل مضمون نگار نے مسلمانوں کی انتہائی نازک حالت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ کے الفاظ میں مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ

"ہم نے بحیثیت قوم اور بحیثیت فرد اپنے رب کو بھلا دیا ہے۔ اس کے قانون کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ اس کی صفات حسنہ پر ہمارا ایمان نہ ہونے کے برابر ہے اور ہم یوں زندگی گزار رہے ہیں۔ جیسے نہ ہمارے لئے کوئی طرز زندگی ہمارے رب نے تجویز و پسند فرمایا ہے۔ نہ ہمارے لئے اس نے کوئی ہدایت نامہ بھیجا ہے۔ جس میں اس دنیا میں رہنے سہنے کے لئے ہدایات ہوں۔ اور اس کائنات کو استعمال کرنے کے لئے کوئی راہ نمائی ہو اور نہ ہی اس نے ہمارے امور و معاملات کو طے کرنے کے لئے کوئی قانون اور کوئی شریعت مرتب فرمائی ہے۔ بلکہ ہم بے خدا ہیں، بے قانون ہیں محروم راہ نمائی ہیں اور ہمارے شب و روز ہر بازپرس سے آزاد ہیں۔" (المنبر یکم جولائی ۱۹۶۶ء)

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ فاضل مضمون نگار کی دانست میں موجودہ مسلمان کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ اس سے بڑھ کر کسی قوم کی حالت تباہی اور ہلاکت کو دعوت دینے والی نہیں ہو سکتی۔ اس مضمون میں بعض بری عادتوں کی تفصیل کرتے ہوئے فاضل مضمون نگار نے یہ بھی بتایا ہے کہ

"یہ ہے ہمارے مذہبی عناصر کی واقعاتی تصویر — اور اس تصویر کے عکس میں — جاہلانہ جوش و خروش۔ سطحی بلکہ پست ترین مذہبی عصبیت اور حقیقت ایمان سے محروم مذہبی نعرہ بازی عوام کا دین بن رہی ہے"
(المنبر یکم جولائی ۱۹۶۶ء ص۳)

بطور جملہ معترضہ ہم یہاں فاضل مضمون نگار کے ان الفاظ کو خود ہفت روزہ المنبر کے اس نمبر کا جائزہ لیتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ خود فاضل مضمون نگار یعنی المنبر کے مدیر محترم کیا کر رہے ہیں۔ اور کیا آپ کی حالت اس انسان کی سی نہیں ہے جس کے متعلق یہ کہنا بجا ہو کہ دیگراں رانصیحت اور خود میاں فضیحت۔

المنبر کے اس شمارہ میں اسی محولہ بالا فاضلانہ مضمون کے آگے آپ نے ایک نوٹ شائع فرمایا ہے جس کا عنوان ہے۔ "قادیانیوں کی سرگرمیوں پر فوری نگرانی کی اشد ضرورت ہے"۔ "چوہدری علی اکبر وزیر داخلہ کی خدمت میں یادداشت"۔ یہ یادداشت ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے۔

"ہم سٹوڈنٹس ختم نبوت ایسوسی ایشن کے اراکین اور معززین شہر کی طرف سے چند اہم مطالبات جو کہ مرزائیوں اور ربوہ سے متعلق ہیں سمع عالی میں لانا چاہتے ہیں۔ آپ کی دینی و ملی حمیت سے متوقع ہیں کہ آپ ہماری گزارشات کو شرف پذیرائی بخشتے ہوئے ہمدردانہ غور فرمائیں گے۔ اور ان کا ازالہ فرما کر ملک میں بڑھتے ہوئے اضطراب اور تشویش کو رفع فرمائیں گے۔" (المنبر یکم جولائی ۱۹۶۶ء ص۱۲)

اس یادداشت میں آٹھ مدوں میں نہایت بودے الزامات جماعت احمدیہ پر لگائے گئے ہیں۔ بعض تو ان میں خود فاضل مدیر المنبر اور یادداشت پیش کرنے والوں

خلافت

خلافت قوتِ اسلام کی شیرازہ بندی ہے
خلافت زندگی کی نردبانِ سربلندی ہے

خلافت ملتِ بیضا کو استقلال دیتی ہے
مزاجوں کو شریعت کے مطابق ڈھال دیتی ہے

خلافت پست کر دیتی ہے ہمت رخنہ بازوں کی
خلافت روک دیتی ہے شرارت حیلہ سازوں کی

خلافت حملہ آور طاقتوں کو توڑ دیتی ہے
خلافت مؤمنوں کی روحیں باہم جوڑ دیتی ہے

خلافت ان کو ملتی ہے جو انساں اس کے لائق ہوں
جو ہوں ایماں میں پختہ عمل میں بھی جو فائق ہوں

تنویر

ہی کے لئے نہایت شرمناک ہیں۔ ہم الزامات کا جائزہ تفصیلاً آئندہ کبھی لیں گے۔ تاہم ایک آدھ بات یہاں پیش کی جاتی ہے۔ ایک الزام یہ ہے کہ احمدیوں کو بیرونی ممالک میں تبلیغ کے لئے زرمبادلہ کیوں دیا گیا ہے۔ اگر یادداشت پیش کرنے والوں کو ذرا بھی حمیت ہوتی۔ تو وہ اس بات کو وجہ الزام بنانے سے پہلے ہی شرم سے پانی پانی ہو جاتے۔ ہمیں یقین ہے کہ چوہدری اکبر علی صاحب وزیر داخلہ نے ضرور ان کی توجہ اس طرف دلائی ہوگی۔ اور کہا ہوگا۔ کہ تم خود تو کچھ کرتے نہیں اور دوسروں کو بھی کرنے نہیں دیتے

دوسری بات فرقان فورس کے میڈلوں کے متعلق ہے جو حکومت نے ان پاکستانی احمدیوں کو دیئے تھے جنہوں نے اپنی جنگ کشمیر میں نمایاں جرأت مندانہ کردار ظاہر کیا تھا۔ اسی طرح کی اور بے بنیاد باتیں اس یادداشت میں بیان کی گئی ہیں۔ جن کو جماعت احمدیہ پر الزامات کے رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ جو ہر ایک یادداشت میں پیش کرنے والوں کی اپنی بے عملی پر دال ہیں۔

جب کہ ہم نے کہا یہ جملہ معترضہ ہے۔ اصل بات جو ہم کہنا چاہتے ہیں کہ فاضل مضمون نگار یعنی المنبر کے مدیر محترم ایک طرف تو عوام کے جاہلانہ جوش و خروش سطحی بلکہ پست ترین مذہبی عصبیت اور حقیقت ایمان سے محروم مذہبی نعرہ بازی کا رونا روتے ہیں۔ اور دوسری طرف یہ یادداشت شائع کرکے خود اس جرم کے مرتکب ہوتے ہیں جس کے لئے آپ گریہ و زاری کرتے ہیں اور ذرا نہیں شرماتے۔

"المنبر" کے مدیر محترم نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ اسی شمارہ کے اگلے صفحہ پر جماعت احمدیہ پر ایک اور نہایت رکیک حملہ کر ڈالا ہے۔ اور "المنبر" کا عریض و طویل پورا صفحہ اس پر خرچ کیا ہے۔ اس مضمون میں فاضل مضمون نگار نے چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق وزیر خارجہ پاکستان اور حالیہ جج عالمی عدالت کے ایک مضمون پر خامہ فرسائی کی ہے۔ یہ خامہ فرسائی جماعت کے خلاف سراپا پستی اشتعال انگیزی پر مشتمل ہے۔ ہم اس مضمون کا جائزہ بھی آئندہ لیں گے۔ یہاں ہم

(باقی دیکھیں ص۵ پر)

نزولِ ابنِ مریم اور ظہورِ مہدی

کے متعلق

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں

(مکرم الحاج حکیم مولوی عبد اللطیف صاحب گجراتی)

(قسط نمبر ۲)

اگر آپ اسی ایک حدیث شریف پر جو اوپر نقل کی گئی ہے۔ غور فرما دیں کہ مسیح موعود کے وجود کے بارہ میں غلط فہمی صرف نام کی مشابہت اور نزول کے لفظ سے پیدا ہوئی اور اس اجتہادی غلط فہمی کو خود حضرت مسیح موعود محمدی علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کے الہام اور اعلام سے آکر دور کیا پیشگوئیوں کی حقیقت کو خود پیشگوئیوں کے مصداق ہی آکر ظاہر کرتے ہیں اور یہ سلسلہ ابتداء سے جاری ہے خود حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہود یہی سمجھتے رہے کہ "وہ نبی" ہم یہود میں سے پیدا ہوگا کیونکہ تورات میں جو پیشگوئی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں اب تک موجود ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ میں تیرے لئے تیرے بھائیوں میں "تیرے بھائیوں" کے الفاظ سے ساری قوم یہود اور نصاریٰ یہی یقین کرتی تھی کہ آنے والا عظیم الشان نبی یہودیوں سے مبعوث ہوگا۔ اسی وجہ سے یہودیوں سے صرف چھ سات کس داخلِ اسلام ہوئے اور ایک حدیث کے بیان کے مطابق حضور نے بڑی حسرت اور افسوس سے اس بات کا اظہار فرمایا کہ اگر دس یہودی بھی مجھ پر ایمان لے آتے تو ان پر سے غضبِ الٰہی موقوف ہو جاتا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت پر بھی یہی سوال بڑے زور شور سے یہود کے اندر پیدا ہوا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے ایلیا نبی (حضرت الیاس علیہ السلام) جو آتشیں رتھ پر سوار ہو کر آسمان پر چلا گیا ہے آسمان سے نازل ہونا چاہیئے تھا جس کے آسمان پر چلے جانے اور واپس آنے کا تورات میں صاف صاف ذکر ہے۔ یہود کی اس غلط فہمی اور اجتہادی غلطی کو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے بڑی شدّ و مد سے دور کرنے کی کوشش کی لیکن یہود نے آپ کی صراحت و وضاحت اور تفسیر و تشریح کو قبول کرنے سے انکار کر دیا بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام کو تورات کا منکر قرار دے دیا جس میں ایلیا نبی کے آسمان پر جانے اور ملاکی نبی کی کتاب میں واپس آنے کا صاف ذکر ہے۔

پس جس اجتہادی غلطی اور خطرناک غلط فہمی میں یہود اور نصاریٰ دو بار مبتلا ہو کر حضرت عیسیٰ حضرت یحییٰ حضرت زکریا علیہم السلام اور آخر میں حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر ہو گئے اس سے بچنے اور یہود اور نصاریٰ کے حال سے عبرت حاصل کرنا ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے۔

(۲) دوسرا بڑا قرینہ اس بات پر کہ مسیح موعود جو محمدی سلسلہ کا ایک فرد ہے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام سے جو امتِ موسویہ کے ایک فرد ہیں۔ الگ وجود ہے۔ قرآن کریم کی ساٹھ آیات اور بیسیوں احادیث اور بزرگانِ امت کے اقوال اور تاریخی شہادتوں سے ظاہر ہوتا ہے جس کی تفصیل کی اس وقت گنجائش نہیں اور تفصیل سے آگاہی حاصل کرنے والے اصحاب کی خدمت میں ہر قسم کا لٹریچر بھجوایا جا سکتا ہے۔

(۳) تیسرا قرینہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے وہ الفاظ ہیں جس میں حضور نے امتِ محمدیہ کے مسیح موعود کے حق میں امامکم منکم اور فامّکم منکم کا فرمان ارشاد فرمایا۔ یعنی حضور نے امت کو آگاہ فرمایا کہ مسیح ابنِ مریم اور نزول کے الفاظ سے کسی غلط فہمی میں نہ مبتلا ہو جانا۔ بلکہ جس مسیح ابنِ مریم کی پیشگوئی میں نے کی ہے وہ تمہارا امام تم میں سے پیدا ہوگا کہیں باہر سے یا آسمان سے نہیں آئے گا۔ یہاں پر ایک عجیب نکتہ معرفت بھی بیان کیا گیا اور وہ یہ ہے کہ ان ہر دو احادیث میں جو بخاری شریف اور مسلم شریف جیسی اصح الکتب بعد کتاب اللہ میں درج ہیں حضور نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے مسیح محمدی کے آنے کی پیشگوئی فرمائی اور چار یا پانچ بار کیف انتم اذا انزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم (۲) فامّکم منکم کے الفاظ ارشاد فرمائے اب غور طلب امر یہ ہے کہ ہم ان اصحاب سے جو مسیح ابن مریم کے الفاظ سے مراد حضرت مسیح ناصری لینے پر اصرار کرتے ہیں پوچھتے ہیں کہ آپ حضور کے پانچ چھ بار صحابہ کو مخاطب کر کے انتم وکم سے تو مسیح موعود کے زمانہ کے لوگ مراد لیتے ہیں لیکن ابنِ مریم کے الفاظ سے کیوں مثیلِ ابنِ مریم نہیں لیتے؟ جبکہ اس پر صدہا دلائل و براہین قرائن اور ثبوت موجود ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی اسی طرح وفات پا چکے ہیں جس طرح حضور کے مخاطب . . . . . صحابہ کرام وفات پا چکے ہیں ہزارہا صحابہ کی وفات کو تو آپ تسلیم کرتے ہیں اور صرف ایک وجود مسیح ابن مریم جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت کے ایک فرد تھے ان کی وفات کو تسلیم کرنے پر رضامند نہیں ہوتے آخر کیوں؟

(۴) چوتھا قرینہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۂ مزمل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مثیل قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ کہ ہم نے تمہاری طرف ایسا ہی رسول بھیجا ہے جس طرح ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا۔ (سورہ مزمل ع ۱)۔

اہل علم جانتے ہیں کہ گو ہمارے سید و مولا حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے درجہ اور رتبہ کو کوئی ایک نبی چھوڑ سارے انبیاء بھی نہیں پہنچ سکتے لیکن مشابہت اور مماثلت کے لحاظ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام آپ سے دوسرے انبیاء کی نسبت بہت زیادہ مناسبت رکھتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قوم کے لئے شریعت دی گئی ایک قبیلہ مقرر کیا گیا ایک امت دی گئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہی نہیں بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک کے لئے ایک مستقل کتاب تورات دی گئی نیز حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ کو سلسلہ محمدیہ کا مثیل قرار دیا گیا اور امتِ محمدیہ میں بھی سلسلہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم کیا گیا جیسا کہ سورۂ نور کی آیت استخلاف اس پر شاہد ہے۔ چنانچہ فرمایا

وعد اللہ الذین آمنوا
منکم وعملوا الصالحات
لیستخلفنھم فی الارض
کما استخلف الذین
من قبلھم ۔ الخ

کہ اللہ تعالےٰ نے امتِ محمدیہ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس میں اسی طرح سلسلہ خلافت قائم کرے گا جیسا کہ وہ اس سے پہلے امتِ موسویہ و سلسلہ بنی اسرائیل میں قائم کر چکا ہے۔ ان ہر دو آیات سے ظاہر ہے کہ ان میں کسی سابق امت کے کسی خلیفہ یا نبی کے دوبارہ آنے کا اشارہ تک نہیں۔ اور مماثلت اور مشابہت کا یہی تقاضا تھا کہ امتِ محمدیہ میں امتِ موسویہ کی طرح کے وجود پیدا ہوں۔ یہ نہیں کہ اس امت کا کوئی فرد سنتِ الٰہیہ قدیمہ کے برخلاف آسمان پر اٹھا لیا جائے اور پھر کسی وقت اس کو امتِ محمدیہ کی اصلاحِ حال کے لئے آسمان سے نازل کیا جائے سارے قرآن پاک میں کسی جگہ اس بات کا اشارہ تک نہیں ملتا کہ کسی وقت امتِ محمدیہ کی حالت اس حد تک ابتر ہو جائیگی کہ ان میں سے کوئی متنفس ان کی اصلاح کے کام کے لئے منتخب نہیں کیا جا سکے گا بلکہ ایسے برے حال میں امتِ موسویہ کے ایک فرد کو ان کی اصلاح کے لئے بھجوایا جائے گا حضرت اقدس مرزا غلام احمد علیہ السلام نے بیس ہزار روپیہ کا انعام اس شخص کے لئے دینے کا اعلان آج سے ستر سال پیشتر کیا تھا جو کسی آیت قرآن پاک یا حدیث نبوی سے کسی پہلے نبی کے آسمان پر چلے جانے اور وہاں پر کئی ہزار سال مقیم رہنے اور پھر کسی وقت امتِ محمدیہ کی اصلاح کے لئے نازل ہونے کا ثبوت یا حوالہ قرآن پاک یا حدیث سے دکھلائے۔

نیز یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ منشاء

اور شبہ یہ ہیں من وجہ مماثلت اور من وجہ مغائرت ہونا لازمی ہے ایسا نہیں ہو سکتا کہ ایک وجود کو دوسرے کا مثیل قرار دیا جا رہا ہے اور پھر وہی وجود جسے ممثل بہ قرار دیا جا رہا ہے مثیل بن جائے جیسا کہ سلسلہ موسویہ کے بانی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ممثل بہ فرمایا گیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مثیل لیکن دونوں وجود علیحدہ علیحدہ ہیں بلکہ ان میں ساڑھے تین ہزار برس کا بُعد اور فاصلہ ہے اسی طرح سلسلہ موسویہ کے آخری فرد حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور سلسلہ محمدیہ کے آخری فرد مسیح محمدی بھی الگ الگ وجود ہیں اور ان میں دو ہزار برس کا لمبا زمانہ حائل ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ ہم دونوں سلسلوں یعنی سلسلہ موسوی اور سلسلہ محمدی کے ابتداء میں تو صرف مشابہت اور مماثلت تسلیم کریں اور دونوں سلسلہ کے آخر میں مماثلت و مشابہت کو چھوڑ کر معاینت یعنی عین میں اسی عیسےٰ ابن مریم یعنی مسیح موسوی علیہ السلام کو امتِ محمدیہ کا مسیح موعود بھی تسلیم کر لیں اور مماثلت و مشابہت کے تمام قواعد اور قوانین اور اصول کو بالائے طاق رکھدیں اور ان صدہا قرائن دلائل براہین اور حجج نیرہ سے منہ پھیر لیں جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے دوپہر کے سورج کی طرح روشن ثبوت مل رہے ہیں، نیز ان تاریخی حقائق اور شواہد کا بھی انکار کر دیں جو اللہ تعالےٰ نے اپنی مشیت کے ماتحت دو ہزار سال سے وادیٔ قمران کے غاروں میں مخفی رکھے ہوئے تھے اور اب ایک ایک کر کے نکل چکے ہیں۔ پھر اللہ تعالےٰ کی فعلی شہادت کو جس سے بڑھ کر کوئی شہادت ممکن نہیں نظر انداز کر دیں اور باوجود چودھویں صدی سے پچاسی سال گزر جانے کے اور پندرھویں صدی میں صرف چودہ پندرہ برس رہ جانے کے کبھی نہ سوچیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے امت کو جو اخبار غیبیہ دجال۔ خرِ دجال۔ یاجوج ماجوج۔ دابۃ الارض اور جساسہ دجال کے ظہور کے بارہ میں اطلاع دی تھی وہ کیا ہوئیں۔ اگر ایک قوم یا ملک یا پڑھے لکھے انسانوں کی کروڑوں کی جماعت مسلمان علماء سے یہ سوال کرے کہ ہم اس شرط پر اسلام قبول کرنے کو تیار ہیں کہ آپ اپنے نبیٔ پاک کی فرمودہ پیشگوئی متعلق بعثت مسیح موعود و مہدی و مجدد۔ وقت اور ظہور دجال و قتل دجال و خروج دجال کا ثبوت دیں تو علمائے اسلام کے پاس اس بات کا کیا جواب ہے، احمدی جماعت تو ان سب پیشگوئیوں کے ظہور کا سینہ ٹھونک کر ثبوت دیتی ہے اور جماعت نے ہزارہا عیسائیوں افریقہ کے برِّ اعظم کے منکرین باری تعالےٰ اور بُت پرستوں کو ان پیشگوئیوں کی صداقت کا ثبوت دے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل کر دیا ہے اور صرف برِّ اعظم افریقہ میں ان لوگوں کی تعداد پینتالیس ہزار بلکہ نصف لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔

پس ایسے بے برکت عقیدہ کو چھوڑ دینا (جس کا ثبوت نہ قرآن کریم میں ہے نہ حدیثِ نبوی میں نہ عقل خداداد اس کو صحیح تسلیم کرتی ہے اور نہ اللہ تعالےٰ کی فعلی شہادت اُسے سچا ثابت کرتی ہے) ہی آپ کے لئے بہتر ہے۔

میں ایک اور امر کی طرف بھی آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ آپ جانتے ہیں کہ مسیح موعود کے نزول اور امام مہدی کے ظہور اور چودھویں صدی کے مجدد کی بعثت کے انتظار میں مسلمانوں کی تین نسلیں ختم ہو چکیں پچاسی سال کا لمبا زمانہ بیت گیا جب منتظرین کے خیال اور نظریہ کے مطابق عین وقت پر کوئی نہیں آیا تو آئندہ کب آئے گا اسلئے بہتر یہی ہے کہ مسیح موعود حضرت اقدس میرزا غلام احمد علیہ السلام کو تسلیم کر لیا جائے محض انتظار کئے جانا اور اپنے عمل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ پیشگوئیوں کا جو ایک ایک کر کے پوری ہو گئیں انکار کرتے چلے جانا اور اپنے دل کو تسلی دیتے جانا یہ سلامتی کا راستہ نہیں بلکہ ہلاکت کی راہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دو سو پیشگوئیاں جو اس زمانہ کے متعلق تھیں پوری ہو چکی ہیں۔ دجال کا ظہور ہو چکا ہے۔ دجال کا گدھا بھی موجود ہے دابۃ الارض بھی ظاہر ہو چکا۔ جساسہ دجال بھی موجود ہے یاجوج ماجوج بھی زمین پر پھیل گئے مسیح محمدی کی بعثت بھی عین وقت پر الہٰی نوشتوں کے ماتحت ہو چکی لیکن اسی طرح جس طرح پہلے زمانوں میں اس قسم کی پیشگوئیاں پوری ہوتی چلی آئی ہیں۔ ماننے والے مانتے رہے اور انکار کرنے والے انکار ہی کرتے رہے۔

جماعتِ احمدیہ دیناج پور کے پریذیڈنٹ

ڈاکٹر واسم الدین صاحب کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

(مکرم عبد العزیز صادق صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم مشرقی پاکستان)

یہ خبر جماعت میں افسوس کے ساتھ سُنی جائے گی کہ جماعت احمدیہ دیناج پور مشرقی پاکستان کے پریذیڈنٹ جناب ڈاکٹر واسم الدین صاحب ایم۔ بی بی۔ ایس اپنی کوٹھی واقع دیناج پور میں ایک عرصہ تک بیمار رہنے کے بعد ۲۷ جون ۶۶ء کو بعمر ۶۳ سال انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم و مغفور ضلع بھر میں پہلے پیمانے ایم بی بی ایس ڈاکٹر تھے۔ اپنوں اور بیگانوں سب میں ہی ہر دلعزیز، معروف اور صاحب اثر و رسوخ انسان تھے۔ آپ میں نوع انسان کی خدمت و بہبودی اور خیر خواہی کا بے پناہ جذبہ تھا۔ دیناج پور کی ٹاؤن کمیٹی کے پریذیڈنٹ، دیناج پور کالج کے گورننگ کمیٹی کے ممتاز ممبر اور ڈسٹرکٹ کونسل کے خصوصی ممبر رہ چکے تھے۔ شہر کی بڑی بڑی تقریبات کے وہ روح رواں تھے۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم ۶۱ء میں مشرف باحمدیت ہوئے تھے۔ مگر اس قلیل مدت میں انہوں نے اس حیرت انگیز طور پر روحانی ترقی کی کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی ان پر پورے طور پر صادق آگئی کہ بہت ہوں گے جو پیچھے آئیں گے اور آگے نکل جائیں گے۔ دیناجپور کے مخلص احمدی حامد حسن خان صاحب۔ مولوی نور الدین صاحب معلم وقفِ جدید اور بعض دیگر احمدی دوستوں کے ذریعہ سے انہیں احمدیت کا پیغام پہنچا تھا۔ ایک عرصہ تک وہ احمدیت کا گہرا مطالعہ کرتے رہے کیونکہ بچپن سے انہیں مذہب کی پیاس تھی۔ استاذی المحترم مولانا ابو العطاء صاحب سے ملاقات کرنے اور ان کی تقریر جو دیناجپور کے ناظم الدین ہال میں ہوئی تھی سُن کر ڈاکٹر صاحب مرحوم کو انشراح الصدر حاصل ہوا اور وہ بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہو گئے مگر ماحول کے اثر کی وجہ سے کچھ عرصہ تک احمدیت کو مخفی رکھا۔ اس عرصہ میں انہیں دو معرکۃ الآراء کتابیں دیباچہ تفسیر القرآن اور کتاب خاتم النبیین میسر آگئیں ان کے مطالعہ کے بعد ان کے تمام شبہات رفع ہو گئے۔ خوش قسمتی سے ہمارے ایک مخلص سرگرم احمدی جناب وزیر علی صاحب ایم۔ اے مینیجر نیشنل بینک آف پاکستان کے دیناجپور میں تبادلہ کے بعد ان کی باہمی ملاقات کے نتیجہ میں ڈاکٹر صاحب کے اندر مزید ہمت پیدا ہوئی اور پھر احمدیت ہی ان کا اوڑھنا اور بچھونا ہو گئی۔ بڑے شوق سے اُردو زبان سیکھی عربی سے پہلے ہی خاصی واقفیت تھی اب انہوں نے رات دن قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گہرا مطالعہ شروع کر دیا۔ ایک مرتبہ رات کو خاکسار ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہ تذکرہ کا عمیق نظر سے مطالعہ کر رہے ہیں جہاں کہیں مشکل مقام آتا بلا تکلف استفسار کرتے اور حل کروا کر اطمینان حاصل کرتے۔ بڑی کوشش سے اپنی رفیقہ حیات اور دو بچیوں کی بیعت کروائی مگر صاحبزادگان کے بارہ میں ہمیشہ وہ فکر اور پریشانی کا اظہار کرتے رہتے۔ کیونکہ وہ بڑے بڑے عہدوں پر فائز اور ڈاکٹر صاحب کے دائرہ تربیت سے باہر تھے تاہم جب بھی وہ گھر پر آتے تو بڑی شفقت و محبت سے انہیں احمدیت کی طرف دعوت دیتے۔ انتقال سے چند گھنٹے قبل اپنی اولاد کے لئے یہ وصیت لکھوائی کہ "میں ابتدائے عمر سے ہی مذہبی لٹریچر کا مطالعہ کرتا چلا آیا ہوں کیونکہ مجھے صداقت کی پیاس تھی۔ بالآخر احمدیت میں مجھے یہ صداقت ملی اور اطمینانِ قلب نصیب ہُوا۔ سوائے میری اولاد! تمہیں میری آخری نصیحت یہ ہے کہ تم احمدیت کے لٹریچر کا ہمیشہ مطالعہ کرتے رہنا۔ اگر تم کو سچائی کی طلب ہو تو وہ تمہیں اسی احمدیت میں ملے گی"۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم اپنے پیچھے آٹھ لڑکے پانچ لڑکیاں اور اہلیہ کو یادگار چھوڑ گئے ہیں۔

لاریب ڈاکٹر صاحب مرحوم و مغفور اعلیٰ پایہ کے انسان اور ولی اللہ تھے۔ بہت سی صفاتِ حمیدہ اور اوصافِ جمیلہ کے مالک تھے۔ احمدیت سے والہانہ عشق تھا سلسلہ کے کاموں کا رکنوں اور بزرگوں سے پورا پورا لگاؤ تھا۔ نمازِ جنازہ میں دور و نزدیک کی جماعتوں کے احباب بشوق شامل ہوئے۔ علاوہ ازیں دیناجپور شہر کے غیر از جماعت وکلاء، ڈاکٹر، کالج کے پرنسپل و پروفیسر صاحبان اور بکثرت معزز شہری مرحوم کی تکفین و تدفین اور نماز جنازہ میں شامل ہوئے۔ ان کی لاش ان کی وصیت کے مطابق مسجد احمدیہ واقع گڑگولہ ضلع دیناجپور سے ملحقہ ایک کونے میں دفن کی گئی۔

بیرونی جماعتوں سے درخواست ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب مرحوم کی نمازِ جنازہ غائبانہ ادا کریں اور دعا کریں کہ اللہ تبارک تعالیٰ مرحوم کو جنت میں بلند درجات عطا فرمائے ان کے بعد ان کے گھر میں احمدیت کا چراغ جلائے رکھے۔ ان کی وفات سے جماعت میں جو ایک خلاء پیدا ہو گیا ہے اسے اللہ تعالےٰ پُر کر دے۔

آمین

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا - اٰمِنُوْا

اسلامیانِ پاکستان! ایمان ویقین کا راستہ اختیار کرو!

یہ اقتباس المنبر یکم جولائی ۱۹۶۶ء کے اداریہ سے لیا گیا ہے۔ الفضل کے اداریہ ملاحظہ کریں۔

جتنے بھی فرقے اس ملک میں مذہب کے نام پر پائے جاتے ہیں ان سب میں انتشار بدرجۂ غایت موجود ہی نہیں روزافزوں ہے۔ اور حسد و بغض، غیر صحتمندانہ مسابقت، نفع قلیل کی خاطر نقصان عظیم کو برداشت کرنے کا طرزِ عمل جاری وساری ہے۔

اہم اور اساسی اہمیت رکھنے والے فرائض سے غفلت اور غیر اہم بلکہ بعض حالات میں نامطلوب امور میں انہماک نے یہ خطرناک صورت اختیار کر لی ہے کہ مسلمان قوم بڑی تیز رفتاری سے ایسے مسائل میں الجھ رہی ہے جو نہ دنیا میں اس لائق ہیں کہ انہیں اہمیت دی جائے نہ آخرت میں اُن کی کوئی حیثیت ہے۔

حقیقت دین کی جگہ اخود ساختہ رسوم نے لے لی ہے۔ مقصدِ رسالت سے غفلت اور نعرۂ رسالت پر زور، سیرت رسولؐ سے اعراض اور شان رسالت کے عنوان پر لایعنی اور بے ثبوت اور غلط سلط روایات کے انبار، ذوق عبادت سے محرومی اور طبلہ و سارنگی، قوالی و میلاد کی ہماہمی، احترام اذان سے تہی دامنی اور اذان کے آگے پیچھے خود ساختہ سلام و صلوٰۃ کی بلند آہنگی —— یہ ہے ہمارے مذہبی عناصر کی واقعاتی تصویر —— اور اس تصور کے عکس میں جاہلانہ جوش وخروش، سطحی بلکہ پست ترین مذہبی عصبیت اور حقیقت ایمان سے محروم مذہبی نعرہ بازی عوام کا دین بن رہی ہے —— ذرا اس دائرۂ مذہب و سیاست سے الگ ہوں تو محسوس کیا ”ذاتی تجربہ کر لیجئے کہ رشوت نے نظام اخلاق ہی نہیں نظام حکومت تک کو معطل کر رکھا ہے۔ دفاتر سے مناصب تک کو اس دیمک نے چاٹ لیا ہے اور قانون کا احترام نہ ہونے کے برابر ہے نتیجہ؟ قتل، اغوا، شراب کی کشید، شراب فروشی مسکرات و منشیات کا دورہ، اغوا، بے حیائی اشیاء میں ملاوٹ، فراڈ کی منظم ترین صورتیں اور مخرب اخلاق افعال و حرکات کے واقعات اس کثرت سے رونما ہونے لگے ہیں کہ پولیس تک کو یہ اعتراف کئے بغیر چارہ نہیں رہا کہ جرائم کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے۔

اس ماحول میں صحیح عقائد، ایمانی حالات عدل و انصاف، شرافت و حیا، عفت و عصمت اور امن وسکون اور سبھی عظیم نعمتوں سے ہم آپ، سب کے سب محروم ہو رہے ہیں۔

اور یہ تو وہ ہے جو ہم خود اپنے ہاتھوں کر رہے ہیں اور اپنے سر کی آنکھوں سے اس ماحول اور اس کے ظاہری، مادی اور ٹھوس اسباب کا مشاہدہ کر رہے ہیں —— اس سے ذرا آگے دیکھیں تو ایسی ایسی بیماریاں پریشانیاں، حوادث اور صدمات کا ایک لشکر دکھائی دے گا۔ جس کے اسباب وعلل سے ہم بالعموم بے خبر رہتے ہیں۔

سرطان (کینسر CANCER) ضغطۃ الدم (بلڈ پریشر BLOOD PRESSURE) سقوط قلب (ہارٹ فیل ہوجانا HEART FAILURE) ذیابیطس، تپ دق، ضعف قلب و دماغ جنون اور اس نوع کی دوسری بیماریاں اس کثرت سے حملہ آور ہیں کہ اس کا $\frac{1}{1000}$ بھی ہماری گذشتہ نسل میں کہیں دکھائی نہیں دیتا —— رہے حادثات تو مشرقی منطقہ میں سیلاب و طوفان عمومی طور پر، ہوائی حادثے اور ٹریفک کے حادثات ان سب پر نگاہ دوڑائیے اور پھر دیکھئے —— آپ کی نجی زندگی میں سکون و اطمینان راحت و دلجمعی کا عنصر کس تیز رفتاری سے کم ہو رہا ہے اور خوف و غم، تشویش اور اضطراب مصیبت و اندوہ کس سرعت سے قلب و ذہن پر چھا رہے ہیں؟

یہ حالات ایسے نہیں کہ غبی سے غبی تر آدمی ان پر غور کے بعد، اس نتیجہ تک نہ پہنچے کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے اسکے ہونے میں اس قادر مطلق کا ہاتھ کار فرما ہے۔ جو اس پوری کائنات کا خالق و مالک بھی ہے اور مدبر و آقا بھی —— اور اگر ہم یہ مانتے ہیں کہ اس کا کوئی قانون ہے تو پھر بلا شبہ اس کے قانون کی یہ دفعہ بھی اس کی کتاب برحق میں لکھی ہوئی ہے

ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت ايدي الناس۔	بحر و بر میں فساد بپا ہے لوگوں کے اپنے اعمال کی وجہ سے۔

ہم نے بحیثیت قوم اور بحیثیت فرد اپنے رب کو بھلا دیا ہے۔ اس کے قانون کو پس پشت ڈال دیا ہے اس کی صفات حسنہ پر ہمارا ایمان نہ ہونے کے برابر ہے اور ہم یوں زندگی گذار رہے ہیں جیسے نہ ہمارے لئے کوئی طرز زندگی ہمارے رب نے تجویز و پسند فرمایا ہے۔ نہ ہمارے لئے اس نے ...... کوئی ہدایت نامہ بھیجا ہے، جس میں اس دنیا میں رہنے سہنے کے لئے ہدایات ہوں اور اس کائنات کو استعمال کرنے کے راہنمائی ہو اور نہ ہی اس نے ہمارے امور و معاملات کو طے کرنے کے لئے کوئی قانون اور کوئی شریعت مرتب فرمائی ہے —— بلکہ ہم بے خدا ہیں، بے قانون ہیں۔ محروم راہنمائی ہیں اور ہمارے شب و روز ہر باز پرس سے آزاد ہیں۔

ان حالات میں راہ فلاح و نجات کیا ہے؟ یقین کیجئے نہ آمریت ہماری اصلاح کے لئے مؤثر ہے نہ بحالیٔ جمہوریت سے ہم محفوظ ہو جائیں گے، نہ معیشت کی فراوانی سے ہمارے دکھوں کا مداوا ہوگا نہ سیاسی تحریکات سے ہم کھوئے ہوئے سکون و اطمینان کو حاصل کر پائیں گے اور نہ ہی مذہبی مناقشات و مباحثات اور مذہبی رجائیت ہماری بگڑی کو بنانے کا ذریعہ بنے گی۔

ہماری حالت تقریباً وہی ہے جو دورِ جاہلیت کے ان مسلمانوں —— امم سابقہ کے افراد بھی ”مسلمان“ ہی تھے —— کی تھی جو یا تو اپنی خواہشات کو دین کا درجہ دیتے ہوئے یا در مطلق العنان اور مذہب کے ہر تصور پابندی سے آزاد تھے اور یا پھر انہوں نے خدا کے بھیجے ہوئے دین کا منور چہرہ مسخ کر کے نحن ابناء اللہ واحبائہ کا نعرہ بلند کر رکھا تھا —— اگر ہمیں اس جاہلیت سے نجات پانا ہے تو ہمیں پھر سے وہی کرنا ہوگا جو آج سے چودہ سو سال پہلے ہمارے اسلاف نے کیا تھا —— اور وہ تھا ایمان، خدا کی وحدانیت، اس کی صفات اس کے حضور جوابدہی، اس کے رسول اور اس کی کتاب پر ایمان —— اور یقین اس کے وعدوں پر، اس کی وعیدوں پر، اس کے ارشادات کے برحق اور قطعی ذریعہ نجات ہونے پر یقین —— اور اطاعت انفرادی زندگی میں بھی خدا کے احکام اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت اور اجتماعی زندگی میں بھی، ملکی قوانین، ملکی دستور، ملکی پالیسیوں اور روزمرہ کے فرائض کی ادائیگی میں، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے سامنے جھک جانا اور اپنے اختیارات سے سبکدوش ہو کر صدق دل سے اپنے آپ کو اس کے قانون کے حوالے کر دینا۔

یہی ایمان اور یقین واحد ذریعہ نجات ہے —— اور قرآن اسی کی جانب ہمیں پکارتا ہے —— یا ایها الذین آمنوا آمنوا —— اے ایمان کا دعویٰ کرنے والو! حقیقت ایمان و یقین سے سرشار ہو جاؤ —— اور صورت ایمان کو حقیقت ایمان اور دعوے اطاعت کو عمل اطاعت سے بدل ڈالو!

کیا ہم اس کے لئے تیار ہیں؟ ——

اس سوال کے جواب پر ہماری نجات اور ہماری ہلاکت کا دارومدار ہے۔

لیڈ بقیہ صفحہ ۲

صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں کہ المنبر کے مدیر محترم کو سوچنا چاہیئے کہ یہ مضمون حوالہ اشاعت کر کے کیا وہ اپنی ہی نصیحت کی خلاف ورزی تو نہیں کر رہے اور کیا وہ اپنے

”جاہلانہ جوش وخروش سطحی بلکہ پست ترین مذہبی
عصبیت اور حقیقت ایمان سے محروم مذہبی نعرہ بازی
(کما قال)

کا مظاہرہ تو نہیں کر رہے۔

المنبر کے مدیر محترم نے یہ کوئی غیر معمولی حرکت نہیں کی ہے بلکہ وہ اپنے ہر شمارہ میں جماعت احمدیہ پر اس قسم کی مہربانی فرماتے رہتے ہیں اور دیگراں نصیحت و خود میاں فصیحت کا پارٹ ادا کرتے رہتے ہیں۔

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیز کاہل عبدالحی پی اے الیف سرگودھا پرائیویٹ بی اے کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔
(ماسٹر محمد مولاداد محلہ دارالیمن ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے!

مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کیلئے زیورات کی پیشکش

احمدی مستورات کے نیک نمونے

(۱۴)

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں دین اسلام کی حفاظت کے لئے ایک مرتبہ مستورات نے آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ڈنمارک میں مسجد احمدیہ کی تعمیر کے لئے جو یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام کا ایک ضروری حصہ ہے۔ حسب ذیل بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اخلاص کو شرف قبولیت بخشے۔ اور انہیں اللہ تعالیٰ کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

۹۲ - محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری محمد فیروز خاں صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ — ایک جوڑی بندے طلائی

۹۳ - محترمہ سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ جہلم — ایک جوڑی کانٹے طلائی

۹۴ - محترمہ حلیمہ نزہت صاحبہ اہلیہ لطف الرحمٰن صاحب شاکر دارالصدر شرقی ربوہ — انگوٹھی طلائی ایک عدد

۹۵ - محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ آفتاب احمد صاحب دارالیمن ربوہ — سوئی طلائی ایک عدد

۹۶ - محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ دارالرحمت شرقی ربوہ — انگوٹھی طلائی ایک عدد

۹۷ - محترمہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ سید مجید احمد صاحب مادر پرش - ضلع شیخوپورہ — انگوٹھی طلائی ایک عدد

۹۸ - محترمہ زبیدہ بیگم اہلیہ حوالدار لطیف احمد صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ — انگوٹھی طلائی ایک عدد

۹۹ - محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب پروبیہ دارالیمن ربوہ — بندے طلائی ایک جوڑی

۱۰۰ - محترمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ بنت چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی — بالیاں طلائی دو عدد

(وکیل المال اول تحریک جدید - ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱ - خاکسار کے والد چوہدری غلام احمد صاحب براء اکاؤنٹنٹ محمد آباد و خادم دائیں ہاتھ پر ایک زہریلا پھوڑا نکلنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور ساتھ بخار اور شوگر بھی ہے کنری ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے جو باعث تشویش ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرماوے۔ آمین

نشاط احمد براء بی اے ابن چوہدری غلام احمد صاحب براء

۲ - میرے بزرگ دوست سردار غلام حیدر صاحب گڑھی شاہو لاہور حال ملک وال کمزوری بینائی اور کمزوری اعصاب اور دیگر متعدد عوارض میں مبتلا ہیں لہٰذا ان کی کاملہ عاجلہ صحت یابی کے لئے دوست اور بزرگان جماعت دعا فرمائیں

(ماسٹر حسن محمد - ربوہ)

۳ - میرا نواسہ مجیب الرحمٰن ملتان میں بیمار ہے احباب کامل شفایابی و درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں
(عبد الرحمٰن پھلوی ریٹائرڈ تحصیلدار سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا)

۴ - میری اہلیہ محمودہ پروین عرصہ تین سال سے درد گردہ سے بیمار ہے اب درد کا شدید دورہ پڑا ہوا ہے احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ تسلیم احمد۔ ایم۔ ایس سی ناظم آباد کالونی لاہور

۵ - میری بھتیجی عزیزہ طاہرہ بنت ڈاکٹر رحمت اللہ آف قلعہ صوبا سنگھ اچانک تشویشناک طور پر بیمار ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (والدہ) ڈاکٹر منیر احمد خان لاہور

دلفریب

زیورات

کا واحد مرکز

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

پاکستان ویسٹرن ریلوے ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے لاہور کو مندرجہ ذیل ملات کی فراہمی کے سلسلے میں صرف یو۔ ایس۔ اے کے مینو فیکچرز ر سپلائرز سے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ان کے پاکستانی ایجنٹوں کی وساطت سے آنیوالے ٹنڈروں کو ترجیح دی جائے گی۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر سٹورز کی مختصر کیفیت اور مقدار	ٹنڈر فارم کی قیمت اور محصول ڈاک ناقابل واپسی	فروخت کی تاریخیں	مقررہ تاریخ اور وقت برائے وصولی	ٹنڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
	P6/136/D4(AIDLOAN NO-070)-66				
۱	اے سی ویلڈنگ سیٹ = ۳ عدد	۱۵/- روپے علاوہ ازیں ۴/- روپے بطور قیمت پے سی فی کیشن	۴/۷/۶۶ تا ۱۷/۸/۶۶	۱۸/۸/۶۶ ۱۰ بجے صبح	۱۸/۸/۶۶ ۱۰/۲/۱ بجے صبح
۲	ڈبل ہیڈ الیکٹریکل ہیڈ ٹول گرائینڈنگ مشین = ایک عدد				
۳	ویلڈنگ ٹرانسفارمرز = ۱۱ عدد				
۴	ڈی سی ویلڈنگ پلانٹ = ایک عدد				

۲ - ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور سے اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز و انسپکشن پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے ماسوائے جمعہ کے تمام کام کے دنوں میں ۹ اور ۱۲ بجے کے درمیان مذکورہ بالا قیمت کی نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادائیگی پر دستیاب ہو سکتے ہیں ڈ پوسٹل آرڈر۔ چیک۔ بنک ڈرافٹ۔ نگار منی بانڈ۔ بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹ وغیرہ متذکرہ بالا ٹنڈر فارم کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائینگے یو ایس اے میں ٹنڈر دہندگان ٹنڈر کی دستاویزات دفتر کانسولیٹ جنرل آف پاکستان ۱۲ ایسٹ ۶۵ سٹریٹ نیویارک ۲۱ - این وائی سے بلا معاوضہ حاصل کر سکتے ہیں۔
صرف انہی ٹنڈر فارموں پر موصول ہونے والی پیشکشیں قابل غور ہوں گی
ٹنڈر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

۳ - مقامی فرمیں بھی جو زر مبادلہ کے سلسلہ میں کوئی معاونت طلب کئے بغیر حاضر اسٹاک سے مال پیش کرنے کی پوزیشن میں ہوں۔ فری ڈلیوری کراچی چھاؤنی یا فری ڈلیوری ریلوے ٹیڈ سٹورز ڈپو لاہور کی بنیاد پر جس میں گورنمنٹ ٹیکس چونگی وغیرہ اور تمام دوسرے اخراجات شامل ہوں اپنی ٹنڈر بھیج سکتی ہیں۔

INF(L)1656

ضروری اعلان

مسافروں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم جولائی سے ریلوے کرایہ میں جو اضافہ ہوا ہے اس سے تیسرے درجہ کی لاہور کی رعائتی ٹکٹوں اور واپسی ٹکٹوں پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ لاہور کی رعائتی ٹکٹ ۳/۲۰ روپے اور واپسی ٹکٹ ۵/۵۰ میں ملے گی۔ دوست مطلع رہیں۔

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی

آرامدہ اور دلکش

بسوں میں سفر کریں (منیجر)

وصایا

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں

[redacted]

نمبر ۱۳۶۲۱:۔

میں سید برہان الدین احمد شاہ قادری ولد سید علام الدین شاہ قادری قوم سید پیشہ طالب علم عمر تقریباً ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن راھکالپور ضلع کٹک صوبہ اڑلیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۱۰/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میرے والدین بفضلہ تعالیٰ سلامت ہیں اسی لئے میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے میرے نام پر میری والدہ صاحبہ مکرمہ نے مختصر زمین خریدی ہے جو کہ ابھی ان کے قبضہ میں ہے بہرحال جب بھی جائداد غیر منقولہ حاصل کروں اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں بفضلہ تعالیٰ دو صد پچاس روپے ماہوار بطور وظیفہ کے

DIPLOMA IN TECHNOLOGY

پڑھنے کے لئے گورنمنٹ سے پارہا ہوں میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ جو بھی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ خدا کے فضل سے میں حاصل کروں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ سید برہان الدین احمد شاہ قادری
(M.S.C) D.I.I.T. STUDENT
C-140, J.C. BOSE HALL
I.I.T. KHARAGPUR. P.O.
KHARAG-PUR

گواہ شد:۔ سید علام الدین احمد شاہ قادری ڈپٹی کلکٹر و مجسٹریٹ درجہ اول والد موصی

گواہ شد:۔ سید فریدالدین احمد شاہ قادری برادر موصی۔ کٹک۔
1ST. B.S.C RAMASHWAR COLLAGE - CUTTECK.

گواہ شد:۔ سیدہ احمدیہ خاتون عرف حشمہ خاتون والدہ موصی۔

نمبر ۱۳۶۳۸:۔

میں نجمہ بیگم اہلیہ پروفیسر مبارک احمد صاحب قوم سادات پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن آلی مز گوگجی باغ سری نگر ڈاک خانہ لال چوک سری نگر۔ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۴/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے اس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل خزانہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

میری منقولہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند جناب سید مبارک احمد صاحب مبلغ تین ہزار روپیہ۔

۲۔ چوڑی طلائی عدد۔ کنگن طلائی ایک جوڑی جھمکا طلائی ایک جوڑی بالی طلائی ایک جوڑی ہار طلائی ایک عدد۔ انگوٹھی دو عدد۔ چھلہ ایک عدد۔ ان سب زیورات کی قیمت اندازاً

ڈیڑھ ہزار روپیہ ہے اس کے علاوہ فی الحال میرے پاس اور کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔

الامۃ:۔ نجمہ بیگم آلی مز گوگجی باغ سری نگر

گواہ شد:۔ مبارک احمد آلی مز گوگجی باغ سری نگر

گواہ شد:۔ شیخ حمید اللہ مبلغ سلسلہ احمدیہ سری نگر

گواہ شد:۔ بابو تاج الدین امیر جماعت احمدیہ سری نگر

نمبر ۱۳۶۳۹:۔

میں احمد حسین ولد غلام حسین قوم قریشی پیشہ × عمر اندازاً ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۲/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ۔

میری جائداد اس وقت صرف ایک مکان موضع میراں پور کٹرہ ضلع شاہجہانپور۔ یو۔ پی میں ہے میں اس مکان کے ۱/۲ حصہ کا مالک ہوں اپنے حصہ مکان کی وصیت ۱/۱۰ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اس وقت کے اندازہ کے اس حصہ مکان کی قیمت مبلغ پانچ صد روپیہ ہے۔ میری اور کوئی آمد نہیں ہے میرے روٹی کپڑے کا انتظام میرے لڑکے کرتے ہیں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ احمد حسین ولد غلام حسین موصی بقلم خود

گواہ شد:۔ چوہدری بدرالدین عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ۔ قادیان

گواہ شد:۔ ممتاز اللہ ہاشمی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ۔ قادیان

گواہ شد:۔ مظہر حسین فرزند موصی۔

نمبر ۱۳۵۶۰:۔

میں عبدالحمید گلبرگی ولد محمد غالب صاحب قوم احمدی پیشہ بے کاری بعمر ۹۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن یادگیر ڈاک خانہ خاص ضلع گلبرگہ صوبہ میسور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۱۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

ایک مکان رہائشی موضع محلہ احمدیہ جس کا رقبہ اندازاً ۷۵۰ مربع فٹ ہے اور اس میں پانچ کمرے اور ایک دالان ہے میری ملکیت ہے اس کی موجودہ قیمت -/۱۰۰۰ روپیہ ہے اس کے علاوہ اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

میرا گزارہ ماہوار جیب خرچ پر ہے جو ۱۰/- روپیہ ماہوار ملتا ہے میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ عبدالحمید گلبرگی۔

گواہ شد:۔ محمد عبدالکریم ولد کریم اللہ صاحب سگری۔ سکنہ راچور

گواہ شد:۔ بشیرالدین احمد ولد قاری محمد عثمان صاحب مرحوم۔ یادگیر۔

اعلان نکاح

میرے ماموں زاد بھائی عزیزم سید طاہر احمد بخاری حال کینیڈا ابن مکرم سید محمد عبد اللہ صاحب مرحوم کے نکاح کا اعلان ہمراہ یاسمین ڈار صاحبہ بنت عطاء الرحمٰن صاحب ڈار سمن آباد لاہور مبلغ آٹھ ہزار روپے حق مہر پر سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز عصر مورخہ ۶۶/۷/۳ فرمایا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے

خاکسار عبداللطیف خان ابن یحییٰ خان صاحب مرحوم (نائب آڈیٹر) ربوہ ضلع جھنگ۔

اینٹی گیسنر

تبخیر معدہ (گیس) ریح بلڈ پریشر ریاحی دردوں کے لئے سو فیصد کامیاب دوا۔ ۱/۸ روپیہ میں طلب کیجئے۔

ایچ ڈی خادمیبی دھور یر کھاریاں گجرات

درخواست دعا

میری امی عرصہ دراز سے دماغی عارضہ سے بیمار تھیں گزشتہ سال ان کو کچھ آرام آگیا تھا مگر چند روز سے پھر مرض عود کر آئی ہے

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست دعا ہے

(محمد اویس فاروقی۔ بہاول نگر)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

مذہبی اور قومی ضروریات کا از خود خیال رکھنا چاہیئے

اور اس کے لئے اپنے اموال خرچ کرتے رہنا چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ قرآن مجید کی آیت وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ (البقرہ آیت ۲۲۰) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

" حل لغات:۔ اَلْعَفْوُ:۔ (۱) خِيَارُ الشَّيْءِ وَاَطْيَبُهٗ بہتر سے بہتر اور پاک سے پاک چیز۔ (۲) مَا يَفْضُلُ عَنِ النَّفَقَةِ وَلَا عُسْرَ عَلٰى صَاحِبِهٖ فِي اِعْطَائِهٖ جو کسی کے خرچ سے بچ رہے اور دینے والے کو اس کے دینے میں تنگی محسوس نہ ہو (۳) عَفْوُ الْمَالِ وہ مال جو بغیر سوال کے دیا جائے۔ کہتے ہیں اَعْطَيْتُهٗ عَفْوًا یا اَعْطَيْتُهٗ عَفْوَ الْمَالِ۔ میں نے اسے بغیر مانگے دیا (اقرب)

تفسیر:

" در اصل اس آیت میں تین قسم کے لوگوں کے لئے تین مختلف احکام دیئے گئے ہیں۔ اور یہ تینوں احکام عفو کے لفظ کے اندر شامل ہیں پہلا حکم جو ادنےٰ درجہ کا ایمان رکھنے والوں کے لئے ہے وہ تو یہ ہے کہ تم اس قدر خرچ کرو کہ بعد میں تمہارے ایمان میں کوئی تزلزل واقع نہ ہو اور تمہارے دین اور ایمان کو کوئی نقصان نہ پہنچے ہم نے دیکھا ہے بعض لوگ جوش میں آ کر بہت سا روپیہ دینی ضروریات کے لئے صرف کر دیتے ہیں لیکن بعد میں جب انہیں مالی مشکلات محسوس ہوتی ہیں تو اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالےٰ نے یہ ہدایت دی ہے کہ جس نے کل اپنے ایمان سے ہاتھ دھونا ہے اسے چاہیئے کہ وہ آج ہی اپنا ہاتھ اتنا پھیلائے کہ بعد میں یہ انفاق انہیں کے لئے ٹھوکر کا موجب بن جائے

دوسرا حکم ان سے اعلےٰ درجہ کے لوگوں کو یہ دیا کہ تمہارا اچھا اچھا مال ہے اسے تم خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرو اور (۳) اور جو لوگ اس سے بھی اوپر درجہ کے ہیں انہیں یہ حکم دیا کہ وہ بغیر کسی کے سوال کے خود ہی اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنے اموال دے دیا کریں گویا اُن سے کسی کو مانگنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آنی چاہیئے بلکہ انہیں خود بخود مذہبی اور قومی ضروریات کا خیال رکھنا چاہیئے اور ہمیشہ اس کے لئے اپنے اموال خرچ کرتے رہنا چاہیئے۔

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ كَذٰلِكَ میں كَ واحد کی علامت آیا ہے حالانکہ لَكُمْ جاتا ہے کہ مخاطب بہت سے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی جگہ قرآن کریم میں واحد کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے اور مراد جمع ہوتی ہے ابو حیان کہتے ہیں کہ یہ لُغَةُ الْعَرَبِ يُخَاطِبُوْنَ الْجَمْعَ بِخِطَابِ الْوَاحِدِ (بحر محیط جلد ۲ صفحہ ۱۵۹) یعنی اہل عرب کا محاورہ ہے کہ وہ بعض دفعہ جمع کے لئے واحد کا صیغہ استعمال کرتے ہیں جیسے کہتے ہیں قَدْ كَثُرَ الدِّرْهَمُ وَالدِّيْنَارُ اسی طرح کہتے ہیں فَقُلْنَا اَسْلِمُوْا اِنَّا اَخُوْكُمْ ہم نے کہا تم مسلمان ہو جاؤ ہم تمہارے بھائی ہیں۔ یعنی اِخْوَانُكُمْ کہنے کی بجائے اَخُوْكُمْ کہہ دیا گیا۔ اسی طرح کہتے ہیں كُلُوْا فِيْ نِصْفِ بَطْنِكُمْ تَعِيْشُوْا تم نصف بھوک رکھ کر کھاؤ۔ تم زندہ رہو گے۔ (الصاحبی لاحمد بن فارس صفحہ ۱۸۰)

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ شرعی احکام کا چونکہ ایک اثر دنیوی زندگی پر پڑتا ہے اور ایک اخروی زندگی پر اس لئے ہم اپنے احکام کو واضح طور پر بیان کرتے ہیں تا کہ تم اُن پر غور کر سکو۔ اور تم جو بھی قدم اٹھاؤ علیٰ وجہ البصیرت اٹھاؤ۔ اندھا دھند کسی بات کو نہ مانو۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۴۹۵ و صفحہ ۴۹۶)

مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

خدام الاحمدیہ کے سالِ رواں کے آٹھ ماہ گزر چکے ہیں اور نواں مہینہ گزر رہا ہے گزشتہ مہینوں میں مجالس سے چندہ جات کی ادائیگی میں جو تساہل ہوا ہے اس کی تلافی کے لئے ابھی وقت ہے بشرطیکہ مجالس ہمت سے کام لیں۔

۳۱ جولائی ۱۹۶۶ء کو ہمارے رواں سال کی تیسری سہ ماہی ختم ہو جائے گی اس لحاظ سے ہر مجلس کو آخر جولائی تک کم از کم اپنے بجٹ کے تین چوتھائی (۳/۴) کے برابر ادائیگی کر دینی چاہیئے۔ خاکسار کی تمام قائدین و ناظمین مال مجالس کی خدمت میں التماس ہے کہ جولائی کے مہینہ میں خاص کوشش کریں اور کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں۔ حتیٰ کہ ان کی مجلس کے بجٹ کے تین چوتھائی کے برابر چندہ مرکز میں پہنچ جائے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

انعامی مقابلہ مقالہ نویسی

جمعیۃ طلاب العربیہ نے طلباء کے امتحانات کی وجہ سے اپنے انعامی مقابلہ "مقالہ نویسی" میں مقالہ جات موصول ہونے کی تاریخ یکم جولائی سے بڑھا کر یکم اکتوبر کر دی ہے تا زیادہ سے زیادہ طلباء اور دیگر احباب اس انعامی مقابلہ میں شامل ہو سکیں۔

مقالہ جات عربی۔ اردو یا انگریزی زبان میں مندرجہ ذیل عناوین میں سے کسی ایک پر ۲ ہزار سے ۴ ہزار الفاظ تک کے ہونے چاہئیں۔ اور یکم اکتوبر سے پہلے معتمد جمعیت عربی تعلیم الاسلام کالج کے پتہ پر ارسال کئے جائیں۔

عناوین یہ ہیں:۔ (۱) احمد شوقی اور اس کا کلام (۲) ڈاکٹر طٰہٰ حسین کا مقام اپنے ہمعصر ادباء میں (۳) علم نحو اور اس کے مختلف مکاتیب فکر (۴) عربی ادب میں افسانہ نویسی اور منفلوطی (۵) جدید عربی ادب میں تنقید نگاری۔

(مہر الحق۔ امین جمعیۃ طلاب العربیہ بکلیۃ تعلیم الاسلام ربوہ)

توسیع اشاعت "الفضل" کے لئے دورہ

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کو توسیع اشاعت اخبار "الفضل" کے سلسلہ میں اضلاع گوجرانوالہ لاہور، منٹگمری، ملتان، رحیم یار خان، اور سابق سندھ وغیرہ کے مختلف مقامات کے دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے مکرم خواجہ صاحب اپنے دورہ میں بوقت ضرورت اصلاح و ارشاد کا کام بھی سرانجام دیں گے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

زندگی وقف کرنے والے طلباء متوجہ ہوں

وہ طلباء جو اس سال میٹرک اور ایف اے کا امتحان دے چکے ہیں یا بی اے کا امتحان دے رہے ہیں اور ان کا ارادہ خدمت اسلام کے لئے زندگی وقف کرنے کا ہو فوری طور پر اپنے پتے سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو مطلع کریں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

(مشتہر ڈ نمبر ایل ۵۲۵۲)